Semester II CC-7

Mustafa Lutfi al-Manfaluti

Mustafa Lutfi al Manfaluti was an Egyptian writer and poet who wrote many famous Arabic books and was born in the upper Egptian city of Manfalut to an Egyptian father and a Turkish mother. He memorized the Quran before the age of Twelve. He studied at Al-Azhar University in cairo.

Born - 30 December 1876, Manfalut, Egypt

Died - 25 July 1924, cairo, Egypt

مصطفیٰ لطفی المنفلوطی کا جدید عربی ادب کے نامور ادیبوں میں شمار ہوتا ہے۔ تعلیم ازہر میں ہوئی جہاں وہ لغت اور علوم دین کی تحصیل کی طرف زیادہ متوجہ رہے۔ وہاں دوسرے علماء کے علاوہ انہیں شیخ محمد عبدہ سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد منفلوطی، شیخ کے محبوب تلامذہ اور خاص دوستوں میں ہو گئے۔ شیخ کی وفات کے بعد وہ ازہر سے قطع تعلق کر کے منفلوط میں آکر زندگی گزارنے لگے۔

Scanned with CamScanner

دو برس اسی حال میں گزرے "مجلہ المؤید" میں برابر لکھتے رہے۔
مشہور سیاسی سعد زغلول ان سے بہت متاثر تھے۔ انھوں نے وزیر
تعلیم ہوتے ہی ان کو بلا کر اپنی وزارت میں عربی کا محرر مقرر
کر دیا۔ پھر جب وزیر ہوئے تو وہاں بھی ان کو ساتھ لے گئے اور
معزز عہدہ پر ان کو فائز کیا لیکن سعد زغلول وزارت عدل
میں زیادہ دن نہ رہ سکے منفلوطی کو بھی وہاں سے الگ ہونا
پڑا اور یہ الم روزگار کا شکار ہو گئے۔ بہرحال انھوں نے صحافت
کی راہ اختیار کی اور مختلف رسالوں میں لکھتے رہے۔ ۱۹۲۳ء میں
پارلیمنٹ قائم ہوئی تو سعد زغلول نے منفلوطی کو ایوان بالا
میں ایک اہم عہدہ پر فائز کیا مگر اب وقت پورا ہو چکا تھا۔
اسلئے انھوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

یہی مختصر سی کہانی ہے ان کی زندگی کی ظاہر ہے کہ یہ زندگی
خاصی ناخوشگوار ہے جس میں استقلال اور سکون کی دولت

Scanned with CamScanner

نہیں۔ اس کے علاوہ عباس کی ہجو میں ایک قصیدہ موزوں کیا تھا جس کی وجہ سے ان کو قید سخت کی سزا بھی ملی اور جیل کا مزہ بھی چکھنا پڑا۔ وہ خود بھی زندگی کی مسرتوں اور مایوسیوں سے ہمکنار ہوئے ان کو غربت غم و افلاس کی زندگی سے عملی واقفیت تھی اور ان غموں کو اکثر افسانوں میں پیش کیا۔

منفلوطی کا دور انگریزوں کی استعماری طاقت اور ظلم کا دور تھا۔ پورا مصر ان سے نالاں تھا اور مایوسی کی کیفیت ان پر طاری تھی۔ ایک ادیب ہونے کے ناطے وہ بہت حساس تھے اور مایوس کن فضا سے متاثر تھے۔

مصطفے لطفی منفلوطی کی ثقافت ذرا محدود تھی۔ اسلئے کہ وہ عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان سے واقف نہ تھے۔ اگرچہ انھوں نے مغربی ادب کی مترجم کتابوں خصوصاً ڈراموں اور افسانوں کو کثرت سے پڑھا اور اپنے بعض دوستوں سے ترجمہ کروا کر سنا پہلے ترجمہ سنتے تھے پھر اسی قصہ کو عربی زبان میں خود لکھ دیتے تھے۔

وہ مغربی اور فرانسیسی قصوں کے ترجموں کو دوستوں سے سن

Scanned with CamScanner

کر مصری تہذیب میں ڈھالتے تھے۔ اور اس میں اتنی تبدیلی کر دیتے

تھے کہ اکی صورت ہی بدل جاتی تھی۔ اس طرز کے افسانے اور کچھ

خود ان کے طبع زاد افسانے ایک مجموعہ کی صورت میں "العبرات"

کے نام سے شائع ہوتے ہیں۔ ان کے افسانوں مضامین کا دوسرا مجموعہ

"النظرات" ہے جو تین جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے ایک

مجموعہ مختارات المنفلوطی کے نام سے بھی شائع کیا تھا۔ جس

میں عربی شعر و ادب کا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔

"النظرات" میں ان کے وہ مقالات جمع کر دیئے گئے ہیں

جو مجلہ "المؤید" میں شائع ہوتے تھے اور جس کے ایڈیٹر شیخ

علی یوسف تھے ان مقالات میں پہلی خوبی تو یہ ہے کہ ایکے

موضوعات زندگی سے متعلق ہیں۔ یہ مختصر مقالے ہیں۔ وہ سوسائٹی

کی حالت پر نظر ڈالتا ہے۔ کہ لوگ کس طرح فقر و فاقہ

اور ذلت و خواری کا شکار ہیں۔ وہ کمزور اور فاقہ کش

دونوں کی ہمدردی پر لوگوں کو ابھارتا ہے۔ فقراء و مفلسوں

کے جھونپڑوں کی تصویر کشی کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

منفلوطی ایک مسلم کے دل کی تڑپ ایمان کی حرارت

اصلاح کی دعوت اپنے مقالات میں پیش کرتے ہیں. مسلمانوں

کی عیش کوشی فرائض دین سے بے اعتنائی اور مغربی تہذیب

سے متاثر پر نوحہ خواں نظر آتے ہیں۔ منفلوطی ذہنی

غذا فراہم نہیں کرتے بلکہ الفاظ کے تیر چلاتے ہیں اور

اسلوب کا جادو زیادہ دکھاتے ہیں۔ منفلوطی شیریں الفاظ

کو منتخب کرتے ہیں۔ اور عبارت میں ترنم اور موسیقی

کی کیفیت کو جنم دیتے ہیں۔ ان کی عبارت مسجع نہیں

ہوتی پھر بھی موسیقیت اور رنگینی سے بھرپور ہے۔

ختم